وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ

فانی مرادآبادی

قابلِ صد آفریں ہیں دورِ حاضر کے دماغ
کاوشِ پیہم سے جن کی ہو گئے روشن چراغ

ذہن کو حاصل ہوا ہے ارتقائے امکاں
علم اور ایجاد کی مشعل سے تاباں ہے جہاں

وہ زمیں ہو، آسماں ہو، آب یا کوہ و دمن
وہ ہوا ہو، برق ہو، یا کہ ہوں سرو و سمن

سب کے سب زیرِ نگیں، زیرِ اثر انسان کے
طاقتِ ادراک سے رُخ پھر گئے طوفان کے

ہر نفس ایجادِ نَو ہے، باعثِ آرامِ جاں
منزلِ عظمت کی جانب ہے رواں یہ کارواں

جوہری طاقت سے ہے لبریز ہر ذرّہ یہاں
روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے ہر سرِّ نہاں

فاصلے برسوں کے طے ہوتے گئے لمحات میں
ہے خلاؤں کی حکومت آدمی کے ہاتھ میں

ساکنانِ فرش کی اب آشنائی ہو گئی
چاند تاروں پر بھی انساں کی رسائی ہو گئی

ٹیلیویژن ریڈیو اور سارا لاسلکی نظام
کہہ رہا ہے آدمی کے ذہنِ عالی کو سلام

ضَو فشاں ہے فرش سے تا عرش قندیلِ خرد
سو گئی ہے نور کی آغوش میں لیلِ خرد

ناز کرتی ہے مشیّت عقلِ انسانی پہ آج
ہو گیا ہر طاقتِ دُنیا پہ انسانوں کا راج